نوحہ

کربلا سے جا رہا ہے بیکسوں کا قافلہ جا رہا ہے قافلہ
الوداع صدا الوداع صدا الوداع کی ہے صدا جا رہا ہے قافلہ

سر پہ سایہ ہے کوئی نہ ہی عماری ہے کوئی ہے قید میں آلِ نبیؐ
ہاتھ گردن سے بندھے سیدانیاں ہیں بے ردا جا رہا ہے قافلہ

ہائے کیا آلِ محمدؐ پر یہ آئی ہے گھڑی گھیرے ہوئے ہے بے کسی
بے کفن لاشے پڑے ہیں خاک پر بے آسرا جا رہا ہے قافلہ

تھام کر دل کو کہا یہ مادرِ دلگیر نے چین آئے گا کیسے مجھے
ہائے اس دشت بلا میں رہ گیا اصغرؑ میرا جا رہا ہے قافلہ

یاالٰہی کون ہے اس قافلے میں کون ہے نوحہ کناں روتے ہوئے
پیچھے پیچھے خاک اُڑاتے چل رہے ہیں انبیاء جا رہا ہے قافلہ

قید ہے دلہن بندھی ہے اس کے ہاتھوں میں رسن اور بے سہارا بے کفن
دشت میں لاشہ پڑا ہے قاسمؑ نوشاہ کا جا رہا ہے قافلہ

ورم آجاتا تھا جس کے ہاتھ پر لکھتے ہوئے اُس پر ستم اتنے ہوئے
آج وہ گلفام ہے زنجیروں میں جکڑا ہوا جا رہا ہے قافلہ

آمیرے کڑیل جواں آجا گھڑی بھر کیلئے ماں دیکھ لے بیٹا تجھے
دیکھ کر مقتل کی جانب ماں نے حسرت سے کہا جا رہا ہے قافلہ

ہائے اک کہرام ہے برپا کنارے نہر کے سب دیکھ کر رونے لگے 394
شیر کا لاشہ تڑپ اُٹھا ہے یہ سن کر صدا جا رہا ہے قافلہ

کس قدر ہے بے کسی اور کس قدر بے چارگی اللہ رے یہ بے بسی
چھوڑ کر پیاروں کے لاشوں کو سرِ دشتِ بلا جا رہا ہے قافلہ

گوہرؔ دل گیر سب لاشے تڑپ کر رہ گئے جب ہچکیاں لیتے ہوئے
دے کے باباؑ کو صدا بالی سکینہؑ نے کہا جا رہا ہے قافلہ